سخنان

بسمہٖ سبحانہ

احساسِ معاصی کا فقدان

''بعض گناہ انتہائی سنگین ہونے کے باوجود جب ان کا ارتکاب عام اور شعارِ زندگی بن جاتا ہے تو ان کی سنگینی کا احساس بھی مفقود ہوجاتا ہے اور انسان نادم و پشیمان ہونے کے بجائے اپنی جرأت و جسارت کی اپنے آپ کو داد دینے لگتا ہے۔ سود لینا حرام ہے تو سود دینا بھی حرام ہے، رشوت ستانی حرام ہے تو رشوت دینا بھی حرام، بخل حرام ہے تو اسراف بھی حرام ہے لیکن سود دینا، رشوت دینا اور اسراف اب ننگ و عار نہیں مایۂ افتخار ہیں۔ اسی طرح اپنے خاندان اور آباؤاجداد کو خیرباد کہہ کر دوسروں کے خاندان ونسب کو اختیار کرلینا بھی اب ترقیات کا ایک جزو بن گیا ہے اور یہ زہریلی ہوا آج کل زوروں پر ہے۔ ہم نے مانا کہ اس عالم تغیرات میں بہت سے تغیر ممکن ہیں۔ بیمار تندرست ہوسکتا ہے، کمزور قوی ہوسکتا ہے، نادار زردار ہوسکتا ہے، جاہل عالم ہوسکتا ہے، کافر، مومن اور فاسق نیکوکار ہوسکتا ہے۔ لیکن اس تغیر کے لئے تو کوئی گنجائش ہی نہیں کہ اپنے آباؤاجداد کے بجائے دوسروں کے اجداد اپنے ہوجائیں۔ تبدیلئ نسب کی کوشش ایک بدترین لعنت ہے اور یہ شدید گناہ بہت سے شدید گناہوں کا مجموعہ ہے۔ اس گناہ کی بنیاد ہے کذب جو یقیناً گناہ کبیرہ ہے۔ پھر اس کذب کا مقصد ہے فریب، جو خود گناہ کبیرہ۔ پھر اسی ضمن میں آتا ہے اتہام زنا، اپنی ماؤں اور دوسروں کے آباؤاجداد پر یہ کیسا شدید گناہ ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ لازم آتا ہے الٰہی قرارداد میں خلل اندازی کا جرم۔ کیونکہ ارشاد الٰہی ہے کہ ہم نے تم کو خاندانوں اور قبیلوں میں قرار دیا تاکہ اس ذریعہ سے تم ایک دوسرے کو جانو پہچانو۔ لہٰذا یہ ناکام کوشش ہوئی قرارداد قدرت سے مبارزطلبی کی پھر اس صورت میں انسان کتنے حقداروں کے حقوق کو تلف کر کے ان کے حقوق کا غاصب بنتا ہے۔ مثلاً نبی اکرمؐ کا فرمان ہے کہ میری اولاد کا اکرام کرنا، قرآن ان کے بارے میں استحقاق خمس کی صراحت کرتا ہے۔ اب

اولادِ رسول ہونے کا دعویٰ جب دوسرے بھی کرنے لگیں اور یہ اختلاط حقیقت سے آگے بڑھ جائے تو مسئلۂ سیادت اشتباہ کی نظر سے دیکھا جانے لگے گا اور جب سید کے سید ہونے کا ہی اطمینان نہ رہا تو اکرام کی منزل کتنی دور ہو جائے گی۔ خمس کی بھی یہ صورت غیر ممکن ہو گی کہ حقدار محروم ہو جائیں اور غیر حقداران کی جگہ لے لیں۔

قانون اسلام تو صاف بتا رہا ہے کہ آخرت میں حق نجات اور دنیا میں حقوق مومنیت کی مساوات ہر فرد مومن کے لئے ہے۔ خواہ وہ کسی نسل سے ہو اور کسی جگہ کا باشندہ ہو۔ غلام حبشی اگر مومن ہے تو ایمانی برادری اور نجاتِ اخروی میں اس کے لئے کوئی کمی نہیں۔ مرد قرشی اگر مومن نہیں ہے تو دنیا و آخرت میں اس کا کوئی حق نہیں۔ اس روشنی میں ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہر ایک مومن اپنے خاندان پر قانع و مطمئن رہ کر ایمان و عمل کے میدان میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتا اور شوقِ ترقی کو ایمان و عمل کی بلندی سے پورا کرتا مگر افسوس کہ ایمان و عمل کے بارے میں تو غفلت اور تبدیلیٔ نسب کے لئے یہ جرأت و جسارت جس سے دنیا و آخرت میں سوائے ضرر کے حاصل کچھ نہیں۔''

فَاعۡتَبِرُوۡا یَا اُوۡلِی الۡاَبۡصَارِ!!